حضرت حمادالدین کاشانیؒ

حیات وخدمات

مقالہ نگار:سید شاہ مجیب الدین سرمست
سجادہ نشین بارگاہ اسدالاولیاء سگر شریف
9972016337

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسول الکریم امابعد

سگر شریف اور خلد آباد شریف علاقہ دکن میں اسلام کے مرکز ہیں سگر اور خلد آباد کا روحانی تعلق بہت گہرا رہا ہے اکثر اولیاء کاملین کی آمد ورفت رہی ہے۔ سب سے پہلی کڑی جو سگر شریف اور خلد آباد شریف کو جوڑتی ہے وہ ذات اقدس ہے حضرت خواجہ منتجب الدین زرزری زر بخشؒ کی ہے۔ جو معرکہ کربلائے ثانی میں اپنے پیر بھائی حضرت صوفی سرمست اسد الاولیاءؒ کے ہمراہ سگر شریف میں موجود تھے اور بعد از معرکہ اشاعت تبلیغ دیں کے لئے جماعت اولیاء کے ہمراہ خلد آباد تشریف لائے۔

حضرت عین الدین گنج العلومؒ جو سلسلہ جنیدیہ کے مشہور اہل قلم بزرگ ہیں آپ بھی سن 737ھ میں خلد آباد سے سگر شریف تشریف لائے۔ دوران قیام کئی کتب تصنیف فرمائی۔ اسی طرح ہر زمانے میں اکثر بزرگان کرام جو علاقہ دکن بغرض اشاعت اسلام وتبلیغ دین تشریف لاتے ان دنوں مقدس مقامات پر حصول برکت کے لئے حاضر ہوتے۔ اس طرح خلد آباد اور سگر شریف کا سات صدیوں سے روحانی تعلق رہا ہے۔ اس روحانی تعلق کو مستحکم کرنے والی ذات بابرکت منظور الاولیاء حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ ہے۔

آپ کا اسم مبارک حمادالدین آپ کے والد بزرگوار کا نام عمادالدین ہے آپ ملک کاشان میں پیدا ہوئے جو ایران کا ایک علاقہ ہے آپ کا بچپن وہیں گذرا آپ کے والد بزرگوار نے مع اہل وعیال بود وباش کے لئے ملک کاشان سے ہندوستان کا رخ کیا اور دہلی میں مقیم رہے۔

سن 1327ء میں سلطان محمد بن تغلق نے جب اپنا پایہ تخت دہلی سے دولت آباد منتقل کیا تو اکثر اولیائے کاملین جو دہلی میں مقیم تھے دولت آباد تشریف لائے جن میں حضرت خواجہ عمادالدین کاشانیؒ کا خاندان بھی موجود تھا۔

حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ کے تین بھائی تھے (۱) خواجہ رکن الدین کاشانی (۲) خواجہ برہان الدین کاشانی (۳) خواجہ مجد دالدین کاشانی جوسب اہل قلم بزرگ گذرے ہیں۔ یہ تینوں حضرات نے خواجہ برہان الدین غریبؒ کے ملفوظات کوقلم بند کیا۔

دوران قیام دولت آباد حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ اپنے برادران اور والدہ محترمہ کے ہمراہ سلطان العارفین خلیفہ محبوب الٰہیؒ حضرت خواجہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں سن 1332ء میں بیعت کی اور خواجہ برہان الدین غریبؒ کی خدمت میں تادم حیات رہے۔ آپ کے روحانی فیض سے یہ چاروں مرتبہ ولایت پر پہنچے۔

صاحب روضۃ الاقطاب کے مطابق حضرت برہان الدین اولیاءؒ نے حضرت حماد الدین کاشانی اور آپ کے برادران کوسلسلہ چشتیہ نظامیہ میں خلافت سے بھی سرفراز فرمایا۔

حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ اور آپ کے تینوں بردران حضرت برہان الدین اولیاء کے محبوب مریدین میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اس بات کا اندازہ نفائس الانفاس کی ۱۵ جمادی الثانی ۷۳۷ھ کی مجلس سے ہوتا ہے۔

حضرت رکن الدین کاشانیؒ فرماتے ہیں کہ:

> ''آج بندہ اپنے بھائی خواجہ مجد الدین کے ہمراہ قدم بوسی کو حاضر ہوا آپ نے ازراہ بندہ نوازی فرمایا تم چار بھائی ہو تمہارا پانچواں بھائی میں ہوں تم چھوٹے ہو میں بڑا، تمہاری والدہ میری بہن ہے جس طرح بھائی اپنی دعاؤں میں اپنے بھائی کو یاد رکھتے ہیں اسی طرح تم بھی میرے لئے دعا کرتے رہنا پھر فرمایا کہ یہ بات جو میں نے کہی ہے کہ تم میرے بھائی ہو یہ فضول نہیں واقعی ایسا ہی ہے جیسا میں نے کہا یہ کہہ کر حضرت خواجہؒ رونے لگے اور بار بار یہی فرماتے ''اسے فضول مت سمجھنا''
> (نفائس الانفاس)

احسن الاقوال کی مترجمہ ڈاکٹر فرحین بیگ حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ کے حالات میں لکھتی ہیں کہ برہان الدین اولیاء نے حمادالدین کاشانیؒ کے حق میں فرمایا تھا کہ ''حماد تو زندہ ولی ہوگا اور جو نعمت یہ فقیر رکھتا ہے اس سے تو حصہ پائیگا''

حضرت برہان الدین اولیاءؒ کی نگاہ ولایت نے حضرت حمادالدین کاشانیؒ کو صاحب کشف بنادیا۔

صاحب انوار سرمست نے حضرت حمادالدین کاشانیؒ کے تعلق سے لکھا ہے کہ آپ نے حضرت صوفی سرمستؒ سے حالت کشف میں دریافت فرمایا اس کربلائے ثانی میں قبور کی تعداد کتنی ہے حضرت صوفی سرمستؒ نے فرمایا کہ ایک قطب کا اس سرزمین پر سے گذر ہوگا جو دہلی سے آیگا اس کی آمد سے تعداد قبور کا پتہ چلے گا جب خواجہ بندہ نوازؒ دہلی سے دکن تشریف لائے تو آپ نے بغرض زیارت سگر شریف کا رخ کیا آپ کے ہمراہ سات ہنڈی پھول تھے اور آپ ہر مزار پر دو پھول پیش کرتے ہوئے زیارت فرماتے اس سے تعداد قبور کا اشارہ ملتا ہے۔ اس واقعہ کے بعد سے یہ بات مشہور ہوگئی کہ احاطہ کربلائے ثانی آستانہ صوفی سرمستؒ میں 1400 اولیائے کاملین مدفون ہیں۔

مولانا عبدالمجید **بقیۃ الغرئب** کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت حمادالدین کاشانیؒ سگر شریف سے روضہ شریف (خلد آباد شریف) کو حضرت برھان الدین غریبؒ کی زیارت کا ارادہ کیا تو خواجہ مجدالدین کاشانیؒ نے آپ کے ہمراہ ایک غلاف مبارک روانہ کیا جب خواجہ حمادالدین کاشانیؒ روضہ شریف پہنچے اور زیارت کے لئے اندر تشریف لے گئے تو غلاف مبارک سامان میں بھول گئے روضہ مبارک سے آواز آئی جو غلاف لائے تھے پیش کرو فوراً غلاف لے کر حاضر ہوئے اور پھر آواز آئی جو جو مطالبات ہوں لکھ کر لاؤ تو آپ فرماتے ہیں کہ کل آٹھ مطالبات پیش کئے جو سب تھوڑی دیر بعد پورے ہوئے۔

مترجم ''روضۃ الاولیاء خلد آباد'' عبدالمجید صاحب خلد آبادی لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ بحکم پیر ومرشد بعد وفات پیر ومرشد سگر شریف تشریف لے گئے۔

صاحب انوار سرمست نے لکھا ہے جب حضرت حمادالدین کاشانیؒ سگر شریف پہنچے تو آپ کو خانقاہِ صوفی سرمستؒ کے لنگر خانہ کا مہتمم مقرر کیا گیا اور تادم حیات آپ اس ذمہ داری کو بحسن وخوبی انجام دیتے رہے۔ سگر شریف میں آج بھی یہ روایت باقی ہے کہ درگاہ شریف میں دوران عرس حضرت صوفی سرمستؒ لنگر آپ ہی کی گنبد مبارک کے قریب تیار ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ 12 جمادی الاولیٰ 761ھ کو اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ کی وفات دوران محفل سماع ہوئی رات بھر حالت جذب میں رہے اور صبح کی اولین ساعتوں میں اس دنیا سے رخصت ہوئے بعد وفات آپ کے برادر خواجہ مجدالدین کاشانیؒ نے دیکھا کہ آپ تبسم فرمارہے ہیں یہ دیکھ کر مجدالدین کاشانیؒ نے چیخ ماری اور کہا کہ خواجہ حماد زندہ ہوگئے۔ وہاں پر موجود خواجہ قوام الدینؒ نے فرمایا مولانا مردان خدا زندہ ہی رہتے ہیں۔ اور جب آپ کا جنازہ تدفین کے لئے لے جایا جارہا تھا تو وہاں پر موجود تمام سادات کرام مشائخین علماء اور عوام

کا ایک کثیر مجمع تھا اور ہر فرد آپ کو کاندھا دینا چاہتا تھا تو آپ کا جنازہ معلق ہوا میں چلتا یہ دیکھ کر کئی کفار نے اسلام قبول کیا۔ آپ کو حضرت صوفی سرمستؒ کے آستانہ مبارکہ میں حضرت کے پائین کچھ دوری پر سپرد لحد کر دیا گیا ۔شاہان بہمنی کے ابتدائی دور میں آپؒ کی مرقد مبارک پر گنبد مبارک کی تعمیر کی گئی۔ ہر سال 4 ربیع الثانی عرس حضرت صوفی سرمستؒ کے دوران آپ کی بھی سالانہ فاتحہ خوانی منعقد ہوتی ہے اور سجادہ نشین بارگاہ صوفی سرمستؒ مراسم صندل مالی انجام دیتے ہیں۔

دنیائے تصوف میں خصوصاً سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ پر آپ کا ایک عظیم احسان یہ رہا کہ آپ نے اپنے پرومرشد سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے عظیم بزرگ محبوب الہیؒ کے خلیفہ خاص حضرت خواجہ برہان الدین غریبؒ کے ملفوظات کو قلمبند کیا اور اہل تصوف بالخصوص چشتیوں کیلئے رہنمائی کا ایک ورثہ چھوڑا۔

آپ نے کل پانچ کتابیں تصنیف فرمائی

آپ کی مشہور زمانہ تصنیف ''احسن الاقوال'' ہے جس میں حضرت غریبؒ کے ارشادات آپ کے بیان کردہ وظائف اور پیران چشت کے اقوال درج ہیں۔ اس کتاب میں کئی ایک اہم مسائل پر گفتگو کی گئی ہے اور اس میں کل پچیس باب قائم کئے گئے ہیں۔ آٹھویں صدی ہجری کے آخر سے ہر صدی میں جو کتب، تواریخ، تصوف یا خواجگان چشت کے حالات پر لکھی گئیں ہیں ان میں اکثر مورخین صوفیاء نے ''احسن الاقوال'' سے روایات نقل کی ہیں۔ اس بات سے احسن الاقوال کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

خواجگان چشت کے ملفوظ ہیں جس میں لکھے

سات صدیوں سے منور ''احسن الاقوال'' ہے

''نثار احمد فاروقی'' اپنی کتاب ''نقد ملفوظات'' میں لکھتے ہیں کہ خواجہ نظام الدین اولیاء اور بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے اقوال پر احسن الاقوال ایک اہم اور مستند ماخذ ہے۔ احسن الاقوال کے علاوہ آپ نے ایک کتاب **نافع المسلمینؒ** تصنیف فرمائی یہ کتاب فقہ کہ مسائل پر لکھی گئی ہے۔ مزید دو کتابیں اَلْحُصُوْلُ الْاُصُوْل و اسرار طریقت ۔ان کتب میں آپؒ نے طریقت کے اصولوں پر گفتگو کی ہے۔ یہ تینوں کتابیں دور حاضر میں نایاب ہے اور نادر ہے۔

ایک اور کتاب مراۃ المحققین حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ کی طرف منسوب ہے۔ جس کا ذکر ''انور خلد'' کی منصفہ نے کیا ہے۔ وہ لکھتیں ہیں کہ یہ رسالہ خواجہ حمادالدین کاشانیؒ کی تصنیف ہے جس میں کل 51 صفحات ہیں ہر صفحہ پر دس سطریں ہیں اور 7 ابواب قائم کے گئے ہیں۔

ان ابواب میں خالص صوفیانہ انداز میں حقائق ومعارف بیان کئے گئے ہیں۔ مزید آپ لکھتے ہیں کہ خود خواجہ حماد الدین کاشانیؒ نے اس رسالہ میں فرمایا کہ یہ رسالہ معرفت، خداشناسی اور عجائب قدرت کے بیان کو سمجھنے میں لکھا گیا ہے اس لئے میں نے اس کا نام مراۃ المحققین رکھا ہے۔ مراۃ کا مطلب آئینہ اور جب کوئی خوش عقیدہ آدمی اس کتاب کا مطالعہ کرے گا تو اس میں خود کو دیکھے گا۔ اور خود سے خداشناسی تک پہنچ سکے گا۔ (من عرف نفسه فقد عرف ربه) جس نے خود کو پہنچانا اس نے رب کو پہنچانا۔

علاقہ دکن کے اولین چشتی بزرگوں کی اگر ہم بات کریں جنہوں نے تصنیف وتالیف کی طرف توجہ فرمائی تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان میں سرفہرست منظور الاولیاء حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ کی ذات بابرکت نظر آتی ہے جنہوں نے سن 732ھ سے ہی تصنیف وتالیف کا آغاز فرمایا۔ آپ سے قبل اس علاقہ میں کسی بزرگ نے تصنیف وتالیف کا کام شروع نہیں کیا۔ خلد آباد میں مدفون حضرت خواجہ حسن علا سنجریؒ کی کتاب فوائد الفواد جو حضرت نظام الدین محبوب الٰہیؒ کے ملفوظات ہیں کا ذکر ملتا ہے چونکہ یہ کتاب دہلی میں لکھی گئی ہے اس اعتبار سے احسن الاقوال ہی دکن کا اولین چشتی ملفوظ قرار پائے گا۔

علاقہ دکن میں حضرت عین الدین گنج العلوم بھی اسی دور کے اہل قلم بزرگ گذرے ہیں آپ کے حالات سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اپنی تصانیف دوران قیام سگر شریف قلمبند فرمائی اور آپ کا سگر شریف تشریف لانا 737ھ کے بعد کا ہے اور آپ کا تعلق سلسلہ عالیہ جنیدیہ سے ہے، اس طرح بھی حضرت خواجہ حمادالدین کاشانیؒ ہی دکن کے اولین اہل قلم چشتی بزرگ مانے جائیں گے۔

اس دور کا ایک اور رسالہ ''رسالہ زربخش'' کا پتہ چلتا ہے اس کے مصنف کون تھے اور یہ کب اور کہاں لکھا گیا ہے اس کا پتہ نہیں ملتا۔ اور نہ رسالہ اب دستیاب ہے۔ ایک ملفوظ حضرت خواجہ غریبؒ کا اخبار الاخیار جس کو حضرت حمید قلندر نے قلمبند کیا لیکن یہ بعد کا ہے جو دہلی میں لکھا گیا اور حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلویؒ کو پیش کیا گیا۔ اس سے بھی علاقہ علاقہ دکن میں احسن الاقوال کی اولیت ثابت ہوتی ہے۔

علاقہ دکن کے سلطان القلم حضرت گیسودرازؒ نے بھی مختلف علوم پر کئی کتب تصنیف فرمائی آپ کا زمانہ بھی حضرت حمادالدین کاشانیؒ کے زمانے کے بعد کا ہے۔ ہمارے لئے یہ بات باعث افتخار واعزاز ہے کہ یہ ذات بابرکت جنہوں نے علاقہ دکن میں سب سے پہلے تصنیف وتالیف کا کام کیا سگر شریف میں وادئ گنج شہیداں امام کربلائے ثانی خلیفہ سلطان المشائخ حضرت صوفی سرمست اسد الاولیاءؒ کے پائین زیر گنبد آرام فرماں ہیں۔

حضرت حمادؒ ہیں جو نائب برہان ہے

خواجگانِ چشت کا یہ بولتا فیضان ہے